اعتراض ۔۔۔دیوبندیوں کا حقائق ومعارف کی تبلیغ کا طریقہ:

یہ عنوان قائم کر کے کاشف اقبال رضاخانی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۸ پر حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں کے ایک واقعہ پر اعتراض کیا ہے یہی اعتراض دیوبندی مذہب کے صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹ پر کیا گیا ہے جس سے کاشف اقبال نے سرقہ کیا ہے۔ راقم نے اس اعتراض کا جواب مجلہ نور سنت کے شمارہ نمبر ۱۴ ر میں دیا ہے ملاحظہ ہو۔

ملفوظات حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت کے ماموں پر اعتراض کا مدلل جواب:

حکیم الامت مجدد دین وملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات علوم ومعارف کا گنجینہ ہیں شیخ الاسلام استاذ محترم حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی دورہ

www.besturdubooks.net

حدیث کے فارغ التحصیل علماء کو خاص طور پر جن کتابوں کے مطالعہ کی تلقین کرتے ہیں ان میں سر فہرست ملفوظات حکیم الامت ہے اس سے آپ ان ملفوظات کی وقعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں، پر عقل وشعور سے پیدل تعصب سے مغلوب اہل السنۃ والجماعۃ کے دیرینہ دشمن فرقہ رضائیہ کے علماء ان ملفوظات پر مختلف قسم کے اعتراضات اپنی جہالت کی وجہ سے کرتے رہتے ہیں انہی اعتراضات میں سے ایک اعتراض ملفوظات میں حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں پر بھی ہے جسے بعض رضاخانی نام نہاد مناظرین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اس مضمون میں ہم ان شاء اللہ اسی اعتراض کا مدلل ومنہ توڑ جواب دیں گے

اعتراض: ایک واقعہ ان ہی ماموں صاحب کا اور یاد آیا حیدر آباد سے اول بار کانپور تشریف لائے تو چونکہ جلے بھنے بہت تھے ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے عبدالرحمن صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق ومعارف سن کر بہت معتقد ہوئے عرض کیا حضرت وعظ فرمایئے تاکہ مسلمان منتفع ہوں ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رندانہ دیا کہا کہ خان صاحب میں اور وعظ صلاح کار کجا من خراب کجا۔ پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجیے عبدالرحمن خان صاحب بے چارے متین بزرگ تھے سمجھے ایسا طریقہ ہوگا جس کا انتظام نہ ہو سکے۔ یہ سن کر بہت اشتیاق ہوا پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے اور ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچائے جائیں بھڑوا رے بھڑوا بھڑوا ہے

Scanned with CamScanner

کرے اور ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچائے جائیں بھڑوا رے بھڑوا بھڑوا ہے رے بھڑوا اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں کیونکہ ایسی حالت میں کوئی گمراہ تو نہ ہوگا سب سمجھیں گے کہ کوئی مسخرہ ہے محمل باتیں کر رہا ہے۔ (ملفوظات)

جواب: ملفوظات کی اس عبارت کو بنیاد بنا کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ یا علمائے اہل السنۃ و الجماعۃ پر بے ہودہ اعتراض کرنا نہ صرف جہالت بلکہ ضد و تعصب ہے۔

www.besturdubooks.net

اولاً: اس لیے کہ جس عبارت پر ان رضا خانیوں کو اعتراض ہوا وہ ''ملفوظات'' کی عبارت ہے اور بزرگان دین کے ملفوظات رضا خانیوں کے نزدیک معتبر نہیں ہوتے۔ چنانچہ مناظرہ جھنگ کا شکست خوردہ مولوی اشرف سرگودھوی کا لڑکا مولوی نصیر الدین سیالوی اپنی کتاب میں ملفوظات کے حوالے سے لکھتا ہے:

''اس حدیث کو باوجود راویوں کے ثقہ ہونے کے موضوع قرار دیا گیا ہے تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ اس واقعہ کے راوی ثقہ ہوں لیکن واقعہ صحیح نہ ہو..... بزرگوں کے ملفوظات میں کچھ باتیں ان سے غلط منسوب ہو جاتی ہیں''۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: ج ۱ ص ۳۹۱، ۳۹۲ مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)

پس جب خود رضا خانیوں کو بھی یہ اصول تسلیم ہے کہ بزرگان دین کے ملفوظات میں اکثر غلط باتیں ان سے منسوب ہو جاتی ہیں اس لیے ملفوظات پر مشتمل کتب معتبر نہیں ہوتیں اور بعض اوقات ناقل باوجود ثقہ ہونے کے ایسی بات نقل کر دیتا ہے جو غلط اور بے اصل ہوتی ہے، تو اس سب کے باوجود کیا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اس عبارت کو قطعی اور اس واقعہ کو یقینی باور کر کے علمائے دیوبند پر اتنی گھٹیا الزام تراشی کرنا کیا یہ کھلی ہوئی جہالت، ضد اور اپنے ہی وضع کردہ اصولوں سے انحراف نہیں؟

ثانیاً: اشرف السوانح کے اندر حضرت حکیم الامت مجدد دین و ملت رحمۃ اللہ علیہ کے اس ماموں کا تفصیلی ذکر و سوانح موجود ہے اور ان کا شمار صوفیہ کے ''ملامتی فرقے'' میں کیا گیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

''ان سب مجموعہ حالات نے انہیں کچھ ایسے بنا دیا تھا جیسا کہ درویشوں میں ایک ''فرقہ ملامتیہ'' مشہور ہے''۔ (اشرف السوانح: ج ۱ ص ۲۲۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

فرقہ ملامتیہ کیا ہے؟

قارئین کرام! ''فرقہ ملامتیہ'' صوفیہ میں ایک گروہ ہے جو عوام کے درمیان ایسے افعال کا

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

ارتکاب کرتے ہیں جن کو لوگ اچھا نہیں سمجھتے اور ان کا مقصود ان افعال سے لوگوں کے درمیان اپنے نفس کے تکبر کو ختم کرنا ہوتا ہے تا کہ جب لوگ ان کاموں کی وجہ سے ان کو برا بھلا کہیں گے تو ان کے نفس کا تکبر، انا اور بڑا پن ختم ہوگا جو اصلاح باطن کی روح ہے۔

ولی کامل حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا صاحب اس گروہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سلکت طائفة من المشائخ الطريقة طريق الملامة، و الملامة خلوص المحبة تاثير عظيم، و مشرب تام"۔ (کشف المحجوب: ص ۲۵۹)

[ترجمہ] مشائخ طریقت کی ایک جماعت نے ملامت کا طریقہ پسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ملامت میں خلوص و محبت کی بڑی تاثیر اور لذت کامل پوشیدہ ہے۔

پھر آگے حضرت ''ملامت'' کی تین قسمیں بیان کرتے ہوئے تیسری قسم کا تعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"و ملامة الترك هی ان يكون الكفر و الضلال الطبيعی متمكنان من شخص حتی يقول بترك الشريعة و اتباعها، ويقول ان ما يفعله ملامة و يكون هذا طريقه فيها، ام من يكون طريقه الاستقامة و عدم مزاولة النفاق و الكف عن الرياء فلكا خوف عليه من ملامة الخلق و يكون فی كل الاحوال علی مسلكه و يستوی لديه ای اسم يسمونه به"۔ (کشف المحجوب: ص ۲۶۱)

[ترجمہ] (ملامتیہ کی ایک تیسری قسم ہے) کہ دل میں تو کفر و ضلالت سے طبعی نفرت بھری پڑی ہو بظاہر شریعت کی اتباع نہ کرے اور خیال کرے کہ ملامتی طریقے پر ایسا کر رہا ہوں اور یہ ملامت کا طریقہ اس کی عادت بن جائے اس کے باوجود دین میں مضبوط اور راست رو ہو لیکن ظاہر طور پر بغرض ملامت نفاق و ریا کے طور طریقے پر دین کی خلاف ورزی کرے اور مخلوق کی ملامت سے بے خوف ہو کر وہ ہر حال میں اپنے کام سے کام رکھے خواہ لوگ اسے جس نام سے چاہیں پکاریں۔

پس حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ماموں بھی ملامتیہ کے اسی فرقے سے تھے اور بظاہر اس

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

طرح کی باتیں کر کے ان کا مقصود یہی تھا کہ لوگ ان پر ملامت کریں اور یوں یہ اپنے مقصود کو پہنچے۔ کتنی افسوس کی بات ہے کہ آج کے رضا خانی حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا صاحب کے نام پر عوام کے ٹکڑے کھا رہی ہے مگر دوسری طرف صوفیہ کے جس فرقے کو وہ اولیاء اللہ میں شمار کر رہے ہیں اس پر آج کے یہ رضا خانی اس طرح کے بے ہودہ اعتراض کر رہے ہیں۔

اسی ملامتی گروہ کی صفات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جاننا چاہیے کہ ملامتیوں کی طبیعت کسی امر سے اتنی نفرت نہیں کرتی جتنی لوگوں میں عزت ومنزلت پانے سے انہیں نفرت ہوتی ہے:

"اعلم ان هذا الطبع لايكون اشد نفورا من حضرة الله تعالى بشيئ الا بالقدر الذى يكون كافيا لجاه الخلق"۔ (کشف المحجوب: ص ۲۶۳)

پس حضرت کے ان ماموں کا مقصد بھی اس قسم کی باتوں سے یہی تھا کہ لوگ انہیں ملامت کریں اور اس طرح یہ اپنے مقصود کو حاصل کریں۔ حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ اسی باب میں نقل کرتے ہیں:

"ويروى عن السيد ابراهيم بن ادهم رحمه الله انه سئل ارأيت نفسك عن قد بلغت المرادا ابدا؟ قال نعم رأيت ذالك مرتين مرة كنت قد ركبت سفينة لم يعرفني بها احد، و كنت البس خلقا وقد طال شعري و كنت على حال كان اهل السفينة معه يسخرون مني و يهزاون بي، و كان مع القوم مهرج ياتى الى كل لحظة و يشد شعري و ينتزعه مني و يستخف بي على سبيل السخرية و كنت اجد نفسي على مرادي افرح بذل نفسي الى ان بلغ السرور يوما غايته بان قام المهرج و تبول علي"۔ (کشف المحجوب: ص ۲۶۵)

[ترجمہ] حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کیا آپ نے کبھی اپنے مقصد میں کامیابی دیکھی؟ انھوں نے فرمایا ہاں دو مرتبہ ایک اس وقت جب میں کشتی میں سوار تھا اور کسی نے مجھے نہیں پہچانا کیونکہ میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور بال بھی بڑھ گئے تھے ایسی حالت

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

میں کشتی کے تمام سوار میرا مذاق اڑا رہے تھے ان میں ایک مسخرہ اتنا جری تھا کہ وہ میرے پاس آ کر میرے بال نوچنے لگا اور میرا مذاق اڑانے لگا۔ اس وقت میں نے اپنی مراد پائی اور اس خراب لباس اور شکستہ حالی میں مسرت محسوس ہوئی یہاں تک میری یہ مسرت بایں سبب انتہاء کو پہنچی کہ وہ مسخرا اٹھا اور اس نے مجھ پر پیشاب کر دیا۔

غور فرمائیں کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں کی بات اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعہ میں مآل کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں کہ وہ شخص اٹھا ننگا ہوا اپنا آلہ تناسل مجھ پر پکڑ کر پیشاب کر دیا اور اسی وقت میں مراد کو پہنچا اور اسی قسم کی بات حضرت کے ان ماموں صاحب نے کہی فرق یہ ہے کہ انھوں نے صرف ایسی خواہش کا اظہار کیا اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو بالفعل ذکر کر رہے ہیں۔

غرض اس گروہ کا مقصود اسی قسم کی باتیں یا حرکات کر کے اپنے مقصود تک پہنچنا ہوتا ہے مگر یہ باتیں ان رضاخانی جاہلوں کو کون سمجھائے جنہیں تعصب نے اندھا، بہرا کر دیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ جمہور مشائخ نے اس طریقہ اصلاح نفس کو پسند نہیں کیا۔

ثالثاً: اشرف السوانح جلد اول صفحہ ۵۶، ۵۷ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ماموں ''مجذوب'' بھی تھے۔ اور مجاذیب کے متعلق رضاخانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ مرفوع القلم ہوتے ہیں ان سے شطیحات ظاہر ہوتی ہیں بلکہ مفتی حنیف قریشی بریلوی صاحب نے تو ''گستاخ کون'' میں اپنا پورا ایک رسالہ شطیحات اولیاء کے بارے میں شامل کیا ہے۔ پس حضرت کے یہ ماموں بھی چونکہ مجذوب تھے لہٰذا ان کے اس قول کو جو ملفوظات میں مذکور ہے ہمیں اس کو ان کی شطح پر محمول کرنا چاہیے رضاخانیوں کو شرم کرنی چاہیے کہ مجاذیب کے متعلق تو بقول بریلویوں کے فرشتے بھی اپنے قلم روک لیتے ہیں مگر ان کم بختوں کے قلم یہاں بھی چلنا شروع ہو جاتے ہیں۔

احمد رضاخان صاحب کے ملفوظات میں ایک مجذوب کا واقعہ ان الفاظ میں مذکور ہے:

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

''سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا حضرت سیدی موسیٰ سہاگؒ مشہور مجاذیب میں سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے۔ میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ وقاضی جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف جانب منہ اٹھا کر فرمایا مینہ بھیجیے یا اپنا سہاگ لیجیے یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امڈ آئیں اور جل تھل بھر دیئے۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے اور انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا مسجد کو ہو لیے خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کیے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں''۔ (ملفوظات: حصہ دوم، ص ۲۰۸ رفرید بک اسٹال لاہور)

آل قارون نواب احمد رضا خان بڑہیچ کی ذکر کردہ اس حکایت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

(۱) یہ موصوف جسے خان صاحب اولیاء اللہ میں شمار کر رہے ہیں زنانہ لباس پہنتے تھے جو مردوں پر حرام ہے بلکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔

(۲) لباس بھی سرخ یہ بھی مردوں کے لیے جائز نہیں۔

(۳) زیورات جو ظاہر ہے طلائی ہوں گے یہ بھی مردوں کے لیے حرام۔

(۴) موصوف نماز جمعہ تک نہیں پڑھتے تھے اور اس مبارک وقت میں بازاروں میں گھومتے تھے جو ابغض البلاد الی اللہ ہیں۔

(۵) موصوف کا دعویٰ تھا کہ مرد ہونے کے باوجود وہ معاذ اللہ کسی کی بیوی ہیں۔

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

(۶) ان صاحب کا دعویٰ تھا کہ ان کے خاوند حی لا یموت جس کی شان اللہ اکبر ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کے خاوند ہیں۔ استغفر اللہ۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔

اب ان تمام کفریات و بکواسات کے باوجود بقول نواب بریلی کے یہ موصوف اللہ کے اتنے بڑے ولی اور مستجاب الدعوات تھے کہ لوگ ان سے دعاؤں کی درخواست کرنے آتے تھے ان کی دعاؤں سے بارشیں برستی تھی قحط سالی دور ہوتی تھی، پس ان تمام کفریات وغیر شرعی امور کے ارتکاب کے باوجود جو تاویل ان صاحب کو ولی ثابت کرنے کے لیے رضا خانی صاحبان کریں وہی تاویل ملفوظات کے مندرجہ بالا حوالے کے حاشیہ پر بھی رقم فرما دیں۔

اسی طرح ان کی سوانح حیات میں ایک مجذوب کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے:

''(ایک مرتبہ خود) اعلیٰ حضرت نے فرمایا بریلوی میں ایک مجذوب بشیر الدین اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی ان کے پاس جاتا تھا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے تھے مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا.....''۔

(حیات اعلیٰ حضرت: ج ۱ ص۔ تجلیات امام احمد رضا: ص ۷۴ ر برکاتی پبلیشرز کراچی)

کہیے یہاں تو ایک مجذوب عورتوں کا لباس پہن کر خود کو اللہ کی بیوی معاذ اللہ باور کرا رہے ہیں اور دوسرے مجذوب صاحب ہمیشہ ننگے رہتے اور خوب موٹی موٹی گالیاں لوگوں کو دیتے مگر اس کے باوجود احمد رضا خان صاحب نہ صرف ان کی تائید کرتے ہیں بلکہ ان سے دعائیں لینے جاتے ہیں۔ پس جو جواب رضا خانی ان دو واقعات کا دیں وہی ہماری طرف سے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ماموں کے متعلق تصور کر لیں۔

ما کان جوابکم فھو جوابنا

رابعاً: معترضین ''ملفوظات'' کی عبارت نقل کرنے میں بدترین خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ معترضین اگر ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۲ کا حوالہ دیتے وقت اگر ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۳ یعنی اس سے اگلے صفحے کی عبارت بھی نقل کر دیتے تو ہمیں اس کا جواب دینے کی بھی ضرورت

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

پیش نہ آتی۔اس ملفوظ کے اگلے صفحے پر ہی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول موجود ہے کہ ان کی انہی باتوں اور حرکتوں کی وجہ سے میں نے اپنے ان ماموں سے ترک تعلق کر دیا تھا اور ان کے لیے دعا کی تھی کہ خدا آپ کو شریعت کی اتباع کی توفیق دے اور حضرت حاجی صاحب کے خواب کا ذکر بھی کیا کہ مجھے ان کے پاس بیٹھنے سے منع کیا۔ملاحظہ ہو:

''گو میرے ماموں تھے مگر پھر بھی میں نے اوروں کی مصلحت کی خاطر ان سے بالکل کنارہ کر لیا تھا۔ ادھر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روحانی دستگیری فرمائی خواب میں فرمایا کہ اپنے ماموں کے پاس مت بیٹھا کرو خارش ہو جائے گی۔اہل تعبیر نے بتایا کہ خارش اور جذام کی تعبیر بدعت ہے چاہے غلبہ حال سے معذور ہوں لیکن حقیقت تو بدعت ہے میں نے دیکھا کہ عوام پر ان سے میرے تعلق کا برا اثر پڑتا ہے جب یہاں تک نوبت پہنچ گئی اور ادھر دیکھا کہ جس غرض سے میں نے ان سے رجوع کیا تھا وہ غرض بھی حاصل نہ ہوئی یعنی رفع پریشانی بلکہ اور الٹی پریشانی بڑھ گئی تو ادب سے عذر کر دیا اور ادب سے تبلیغ بھی کر دی یعنی میں نے ان کو خط میں یہ بھی لکھ دیا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کا حال اور قال شریعت کے موافق ہو جائے''۔

(الافاضات الیومیہ: ج۹ ص ۲۱۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

پس جب خود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان مجذوب کے ان افعال کو غیر شرعی قرار دیکر ان سے لاتعلقی کا ظہار کر دیا بلکہ ان کے لیے دعا بھی کی ان کو تنبیہ بھی کی تو اس کے باوجود ان تمام افعال کو ان کے سر تھوپنا اور اس کو بنیاد بنا کر پوری جماعت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا کیا کھلا ہوا دجل و فریب نہیں؟

باقی جو بعض معترضین اس ملفوظات کی بنیاد پر دشنام طرازی کرتے ہوئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے دلی بغض کا اظہار کرنے کے لیے یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم تھانوی صاحب کے ماموں کو..... یا تھانوی کو ان کے ماموں کی نسبت سے..... ماموں کا بھانجا کہہ دیں تو دیوبندیوں کو برا نہیں منانا چاہیے تو اگر اس کے جواب میں ہم احمد رضا خان کے مندرجہ ذیل شعر کو بنیاد بنا کر

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

احمد رضا خان کو ''آوارہ کتا'' کہنے لگ جائیں تو یقیناً آپ کو برا نہیں لگنا چاہیے:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا	تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

(حدائق بخشش: حصہ اول، ص ۴۴، مدینہ پبلیشنگ کراچی)

باز آ اپنی خوئے بد سے یار	ورنہ ہم بھی سنائیں گے دو چار

بریلوی اپنے گھر کی خبر لیں:

میاں شیر محمد شرقپوری کے بارے میں ان کے سوانح نگار نے لکھا:

''شرقپور شریف کا واقعہ ہے میاں صاحبؒ ایک صبح اپنے مکان میں بیٹھے تھے ان کا مکان رفتہ رفتہ ایک خانقاہ کی شکل اختیار کر گیا تھا اچانک ایک بڑھیا اندر چلی آئی اور بڑے درد سے بولی بابا! بابا تم بہت سے لوگوں سے سلوک کرتے ہو میری بھی ایک آرزو پوری کر دو۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ میاں صاحب نے نرمی سے کہا مائی درود شریف پڑھا کرو اور پڑھتے وقت خیال کر لیا کرو کہ تم وہیں ہو۔ بڑھیا نے اسی وقت یہ تصور کر کے درود شریف پڑھا اور بے اختیار پکار اٹھی ''خدا کی قسم میں روضے کے سامنے ہوں۔ میں روضے کے سامنے ہوں''۔ میاں صاحبؒ کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ:

''لوگ کسی بھڑوے کا پردہ بھی نہیں رہنے دیتے''

بھڑوے کا لفظ انہوں نے اپنے لیے کہا تھا نقل میں تبدیلی ناروا ہے اس لیے یہاں بجنسہ یہ لفظ دہرایا ہے وہ اس طرح اپنا نفس مارتے تھے۔ یہ شیوہ میاں صاحبؒ ہی کا نہیں تھا ناموروں میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں''۔ (منبع انوار: ص ۴۹، مطبوعہ اویسی بک اسٹال گوجرانوالہ)

اس کتاب کو مرتب کرنے والے بریلوی پیر طریقت جمیل احمد شرقپوری کے صاحبزادے جلیل احمد شرقپوری ہیں۔ بقول بریلویوں کے خود کو ''بھڑوا'' کہنا نفس کو مارنے کا ایک طریقہ ہے اور اس کی نامور لوگوں یعنی بزرگان دین میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں اب اگر ہم اس واقعہ پر شرم وحیا کا جامہ اتار کر اسی طرح لب کشائی کریں جس طرح رضا خانی ملفوظات کی عبارت پر کرتے ہیں تو یقیناً انہیں برا نہیں لگنا چاہیے کہ

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو

الحمدللہ راقم کا یہ دعویٰ آج پھر سچ ثابت ہوا کہ میرے اکابر کی یہ کرامت ہے کہ رضا خانی معترض ان کی جس عبارت پر اعتراض کریں گے اسی مفہوم کی عبارت ان کے گھر سے بھی نکل آئے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.besturdubooks.net

Scanned with CamScanner